بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۶

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۔ یکم ہجرت ۱۳۴۲ ہش ۔ ۶ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ۔ یکم مئی ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

– محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب –

ربوہ ۳۰ اپریل بوقت آٹھ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دائیں پاؤں میں نقرس کی تکلیف شروع ہوگئی۔ رات بے چینی رہی۔ اور نیند بھی اچھی طرح سے نہیں آسکی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل وکرم سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

ربوہ ۳۰ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال گردے اور ٹانگ میں درد اور عام کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

چندہ وقف جدید جلد ارسال فرمادیں

جن دوستوں نے چندہ وقف جدید اور تحریک دفتر کے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ مہربانی فرما کر چندہ جلد ارسال فرمادیں اور اس طرح اپنے وعدے پورے کریں جزاھم اللہ تعالیٰ۔

ناظم مال وقف جدید

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عید الاضحیہ کی حقیقت

حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے کی قربانی میں یہ اشارہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا اور اپنی اولاد کا خون بھی خفیف نظر آئے

"یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہیں ویسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے۔ جو آج سے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لب نہیں پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے۔ اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں.... مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

درحقیقت اس دن میں بڑا اثر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا تعالیٰ کا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوتی، خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے مگر آج غور کرکے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں، جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ۳۲-۳۳)

جانوروں کی قیمت بڑھ گئی ہے

اب دوست فی قربانی چالیس (۴۰) روپے بھجوائیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ملک میں ویسے ہی گرانی بہت شدت اختیار کر رہی ہے مگر عید الاضحیٰ کے قریب جیسا کہ میں نے سابقہ اعلان میں لکھا تھا جانوروں کی قیمت میں خصوصیت سے زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اب پینتیس (۳۵) روپے میں جانور مہیا ہونا قریباً ناممکن ہو گیا ہے اور قیمت فی جانور کم از کم چالیس (۴۰) روپے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سو جن دوستوں نے میرے دفتر کی معرفت عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کرانی ہو انہیں چاہیئے کہ اب فی جانور چالیس روپے بھجوائیں بلکہ جو دوست اس سے پہلے اپنی رقوم ۳۵ روپے کے حساب سے بھجوا چکے ہیں وہ بھی اگر ثواب کی خاطر سے مزید پانچ روپے بھجوا سکیں تو باعث شکریہ ہوگا تاکہ دفتر پر بوجھ نہ ہو جزاھم اللہ خیراً۔ آئندہ رقم بھجوانے والے دوست اب مزید توقف نہ فرمائیں ورنہ مزید اضافہ کا اندیشہ ہے۔ والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۶۳-۴-۲۸

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ عید الاضحیٰ

عید الاضحیہ میں تربیت اولاد کے متعلق ایک عظیم الشان سبق

اپنے قائم مقام پیدا کرو جو اسلام کے جھنڈے کو ہر حالت میں بلند رکھیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ فرمودہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج کا دن

ہمارے لئے جہاں اور بہت سے سبق پیش کرتا ہے وہاں اس دن میں آئندہ نسلوں کے متعلق بھی عظیم الشان سبق ہے اگر اس عید کے سبق کو ہماری جماعت یا کوئی جماعت بھی پوری طرح یاد رکھے تو وہ کبھی تباہ اور برباد نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت تباہی کا موجب یہ امر ہوتا ہے کہ کوئی شخص یا کوئی جماعت اپنی عزت کو اپنے وقار کو اور اپنی روحانیت کو قائم رکھنے کے لئے کوئی اپنا قائم مقام نہیں چھوڑتی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دنیا کی ہر چیز تباہ ہو رہی ہے اور اگر کسی جنس کے افراد اپنی تباہی کے بعد کوئی اپنا قائم مقام نہ چھوڑیں تو اس جنس کا دنیا سے بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ہر ایک چیز ایک حد تک پہنچ کر پھر اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ اس کا قیام اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ

اپنے قائم مقام

چھوڑ کر اپنی جنس کو قائم رکھے انسان مرتے ہیں۔ اگر وہ اپنی اولاد کو اپنا قائم مقام نہ چھوڑ جائیں تو آئندہ انسانی نسل کا دنیا سے خاتمہ ہو جائے۔ درخت اگتے ہیں پھل لاتے ہیں پھر سوکھ جاتے ہیں۔ اگر نئے درخت انکی جگہ نہ لیں اور ان کے قائم مقام نہ بنیں تو ان درختوں کا بالکل وجود ہی مٹ جائے۔ غرض ہر ایک چیز ہم دیکھتے ہیں کہ تباہ ہو رہی ہے اور وہ اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی جب تک کہ وہ اپنا قائم مقام نہ چھوڑ جائے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ بغیر اپنا قائم مقام چھوڑے موجودہ حالت کے ساتھ دنیا میں قائم رہ سکتا ہے تو یہ ایک غلط خیال ہو گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ جب آپ اپنے اسی وجود کے ساتھ دنیا میں نہیں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی تو اور کون شخص کہہ سکتا ہے کہ میں موجودہ حالت کے ساتھ اپنے وجود میں قائم رہ سکتا ہوں۔ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انیس سو سال سے آسمان پر زندہ سمجھ رکھا تھا مگر ان کے متعلق بھی اس زمانہ کے مرسل اور مامور نے ثابت کر دیا کہ فوت ہو چکے ہیں۔ زندہ نہیں۔ پس اگر انبیاءؑ بھی اپنے قائم مقاموں کے بغیر اپنے سلسلہ کو قائم نہیں رکھ سکتے تو پھر ہم اپنے قائم مقاموں کے بغیر اپنی جماعت کو کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہو کہ موجودہ حالت کے ساتھ ہی انسان یا کوئی دوسرا وجود دنیا میں قائم رہ سکتا ہے تو پھر اس بات کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ ایک انسان مرے اور اس کا بچہ اس کا قائم مقام ہو یا ایک درخت تباہ ہو اور دوسرا درخت اس کا قائم مقام قرار پائے۔ یہ اسی لئے ہوتا ہے کہ کوئی وجود ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہ سکتا اور ہر ایک نوع کا قیام اس کی جنس کے قیام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آم کا درخت فنا ہوتا ہے مگر چونکہ اس کے قائم مقام اور آم کے درخت پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ اپنی نوع میں فنا نہیں ہوتا۔ اسی طرح سنگترے کی جگہ سنگترہ گیہوں کی جگہ گیہوں۔ چاولوں کی جگہ چاول پیدا ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ان کا وجود دنیا میں قائم رہتا ہے کیونکہ جب جنس قائم رہتی ہے تو گویا وجود ہی قائم رہتا ہے۔

کسی استاد کے مرنے پر اس کے لائق اور ہوشیار شاگرد کی موجودگی میں کہا جاتا ہے جس استاد کا ایسا لائق اور ہوشیار شاگرد موجود ہو وہ نہیں مرا۔ اسی طرح جو جماعت کہ دین اور روحانیت کی حامل ہو۔ اگر اپنے پیچھے

ایسی نسلیں چھوڑ جائے

جو دین اور روحانیت کی حامل ہوں تو وہ جماعت بھی زندہ جماعت ہوتی ہے اور ایسی جماعت یا قوم کبھی نہیں مرتی۔

پس اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں اور اسلام کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف یہی طریق ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو عید کے اس دن سے جو سبق حاصل ہوتا ہے وہ یاد کرائیں۔ اس عید سے ہمیں جو سبق ملتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ عید ہمیں ایک پرانا واقعہ یاد دلاتی ہے جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ وہ واقعہ ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ ہماری جماعت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اور ہماری آئندہ نسلیں کس طرح ترقی کر سکتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کو خدا تعالیٰ نے رؤیا اور الہام میں یہ حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کر دیا اور جدائی کی چھری اس کی گردن پر پھیر دی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق انہوں نے اپنی بیوی اور بچے کو ایسے جنگل بیابان میں چھوڑ دیا جہاں نہ غلہ تھا نہ پانی نہ کوئی بازار تھا نہ آبادی کہ کسی آدمی سے مانگ کر ہی کچھ کھانے پینے کو میسر آ سکتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ سے الہام پاکر اپنے بچے اور اس کی ماں کو مکہ مکرمہ کی زمین میں جو اس وقت بالکل غیر آباد وادی تھی صرف ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلی کھجوروں کی دے کر چھوڑ آئے۔

جب آپ واپس آنے لگے تو حضرت ہاجرہ رضؓ نے پوچھا۔ آپ کہاں چلے ہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام وفور غم کی وجہ سے کوئی جواب نہ دے سکے۔ حضرت ہاجرہ نے پھر دریافت کیا کہ اس جنگل میں آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام زبان سے پھر بھی کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر ان کے متواتر پوچھنے پر اشارہ سے انہوں نے یہ جواب دیا کہ خداتعالیٰ کے حکم سے میں تم کو یہاں چھوڑ چلا ہوں۔ تب

حضرت ہاجرہ رضؓ

نے کہا کہ اگر خداتعالیٰ کے حکم سے آپ ہمیں یہاں چھوڑ چلے ہیں تو پھر ہمیں آپ کی حفاظت کی ضرورت نہیں آپ بے شک جائیں۔ خداتعالیٰ خود ہماری حفاظت کریگا وہ ہم کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اور تسلی سے واپس آ گئیں اور اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس جو اس وقت چھ سات برس کی عمر سے زیادہ کے نہ تھے بیٹھ گئیں۔ اس وقت اگر وہ چاہتیں تو کسی آبادی کی طرف رخ کر لیتیں مگر انہوں نے خداتعالےٰ کے حکم کا احترام کیا اور اسی کے توکل اور بھروسہ پر اس جنگل بیابان کی رہائش قبول کر لی جہاں نہ کوئی آبادی تھی نہ بازار۔ نہ کوئی کنواں تھا نہ تالاب۔

آخر پانی کا ایک مشکیزہ اور کھجوروں کی ایک تھیلی کیا ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ میں پانی بھی ختم ہو گیا اور کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ حضرت ہاجرہ کو بھی کو تکلیف تھی مگر

بچے کی تکلیف کو دیکھ کر

وہ بہت بے قرار ہو گئیں اور صفا اور مروہ دونوں پہاڑیوں پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑنا اور اوپر چڑھ کر دیکھنا شروع کیا تا شاید کوئی آتا جاتا قافلہ ہی نظر آ جائے جس سے پانی لے کر بچے کو پلائیں اور خود پئیں۔ جب وہ صفا پر یا مروہ پر چڑھتیں تو ساتھ ہی ہر دفعہ یہ بھی کہتیں کہ کوئی خداتعالیٰ کا بندہ ہے جو ہمیں پانی دے اور ساتھ ہی بچے کی حالت کو دیکھ کر اور بھی پریشان ہوتیں جب انکی گھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئی تو خداتعالیٰ کے فرشتے نے ان کو بشارت دی کہ ہاجرہ گھبراؤ نہیں جا تیرے بچے کا سامان خداتعالیٰ نے کر دیا ہے۔ چنانچہ جب وہ بچے کے پاس آئیں تو دیکھا کہ خداتعالیٰ نے وہاں پانی کا چشمہ پیدا کر دیا ہے جو آج تک قائم ہے اور زمزم کہلاتا ہے انہوں نے بچے کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ آہستہ آہستہ وہاں آبادی ہو گئی۔ کئی قافلے والے جو وہاں سے گزرے تو انہوں نے تجارتی ترقی کے لئے یہ مناسب سمجھا کہ اس چشمے پر پڑاؤ قائم کیا جائے جہاں قافلے آکر ٹھیرا کریں چنانچہ اسی خیال سے وہ اپنے کچھ آدمی اس چشمہ پر چھوڑ گئے کہ اس سے ہماری تجارت میں ترقی ہو گی آخر

حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے نتیجہ میں

وہاں بہت بڑی آبادی ہو گئی۔

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداتعالیٰ کے حکم کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور اس تعلق اور محبت کی کچھ پروا نہ کی جو ان کو اپنے بچے سے تھی طبعی طور پر بڑھاپے میں جو اولاد ہوتی ہے اس سے انسان کو بہت محبت ہوتی ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑھاپے میں آپ کے ہاں پیدا ہوئے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ان کی نہایت گہری اور شدید محبت تھی مگر خداتعالیٰ کے لئے انہوں نے اس کو قربان کر دیا۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو الہام ہوا کہ اے ابراہیمؑ! آسمان کی طرف دیکھ۔ کیا تو آسمان کے ان ستاروں کو گن سکتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یہ میری طاقت سے باہر ہے کہ میں آسمان کے ستاروں کو گن سکوں۔ تب خدا نے فرمایا اے ابراہیمؑ میں نے تیری قربانی کو دیکھا۔ اب میں تیری اسی قربانی کے بدلے تیری اولاد کو اس قدر بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے ستاروں کو کوئی گن نہیں سکتا۔ اسی طرح تیری اولاد کو بھی کوئی گن نہیں سکے گا۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس وعدۂ الٰہی کے مطابق

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد

کی اتنی کثرت ہوئی ہے کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کونسی قوم ان کی اولاد میں سے نہیں۔ تمام دنیا کے لوگوں میں ان کا خون مل گیا ہے اور تمام دنیا ان کی ممنون ہے سینکڑوں قومیں ہیں جو ان کی اولاد میں سے ہونے کی مدعی ہیں۔ زرتشتی ہیں تو وہ اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہودیوں کا تو دعویٰ ہی ہے کہ وہ ان کی اولاد میں سے ہیں۔ عیسائی بھی انہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اور مسلمان بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپؑ کے نسل میں سے ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خداتعالےٰ نے ان کی اس قربانی کے بدلے ان کی اولاد کو تعداد کے لحاظ سے اور عزت کے لحاظ سے اس قدر بڑھایا کہ تمام بڑے بڑے مذاہب الٰہی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اور انکی بہت بڑی عزت کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے ہمیں

یہ سبق ملتا ہے

کہ اگر کوئی اپنی اولاد کو بڑھانا چاہے تو وہ بچپن میں اپنی اولاد کو اسی طرح قربان کرے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچے کو قربان کیا اور انہوں نے صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی قربانی نہیں کی

بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بھی قربانی کی۔ جن کی ایسی تربیت کی کہ بڑے ہو کر بھی خدا تعالےٰ کے نبی ہوئے اور یہ صاف بات ہے کہ جتنا بڑا کوئی انسان بنتا ہے۔ اتنی ہی زیادہ اسے اس مرتبہ تک پہونچنے کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے متعلق قربانی کی۔ خدا تعالےٰ نے اس قربانی کے بدلے ان کی اولاد کو بے نظیر ترقی دی اگر تم چاہتے ہو کہ

تمہاری اولاد ترقی کرے

تو تم بھی اپنی اولاد کو قربان کرو۔ اس سے ایسی محبت نہ کرو جو تم کو ان کی اصلاح اور علوم کے سکھانے سے باز رکھے اور تم ان کی نگرانی چھوڑ دو۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ تمہاری نسل بڑھے اور ترقی کرے تو بجائے ان کے آرام و آسائش کی فکر کے ان کی روحانی تربیت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی اسی طرح ترقی کرے اور آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہ جائے۔ تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بچپن میں آوارہ آرام طلب۔ کاہل اور سست نہ بنائیں بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق کی پوری پوری نگرانی کریں۔ خیال کرو

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

کی بچپن کی زندگی کس طرح گزری اور انہوں نے کس قدر مشقت اٹھائی۔ انہیں تو خوراک حاصل کرنے کے لئے بھی جنگلوں میں پھرنا اور شکار کرکے پیٹ پالنا پڑتا تھا۔ شکار بندھے ہوئے جانوروں کا تو کیا نہیں جاتا کہ گئے اور پکڑ کر لے آئے۔ آجکل جبکہ بندوقیں ہیں بہت دفعہ لوگ شکار کو جاتے ہیں اور خالی ہاتھ واپس آ جاتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں تو تیر اور نیزے کے ساتھ شکار کیا جاتا تھا اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کتنی دفعہ ان کو خالی واپس آنا پڑتا ہوگا۔ اور کتنے فاقے کاٹنے ہوں گے۔ مگر یہ سب کچھ انہوں نے خدا تعالیٰ کے لئے برداشت کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کو نبوت کے مرتبے پر پہنچایا۔ انہی قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ان کی نسل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے اولوالعزم رسول پیدا ہوئے۔

پھر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھی کتنی مشقت اٹھائی ابھی آپؐ ماں کے پیٹ میں ہی تھے کہ آپؐ کے والد فوت ہو گئے پھر ابھی اڑھائی سال کے تھے۔ کہ والدہ کا سایہ بھی آپؐ کے سر سے اٹھ گیا۔ پھر دادا پرورش کرنے لگے۔ لیکن ابھی سات ہی برس کے تھے کہ وہ بھی رحلت کر گئے۔ پھر چچا آپؐ کے متکفل ہوئے۔ غرض آپؐ کی یہ زندگی آرام سے نہیں گزری۔ قسم قسم کی تکلیفوں اور مشقتوں میں آپ کا گذر ہوتا رہا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ آپ کی چچی جس وقت بچوں میں کوئی چیز تقسیم کرنے لگتی۔ تو سب بچے اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الگ کونے میں خاموش بیٹھے رہتے جب سب بچے لے چکتے تو پھر وہ ان کو بھی حصہ دیتیں۔ گو وہ محبت سے ان کی پرورش کرتی تھیں اور آپ کو عزیز رکھتی تھیں۔ مگر جو خوشی بچے کو اپنے گھر میں ہو سکتی ہے وہ دوسری جگہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جو تعلق بچے کو اپنے ماں باپ سے ہوتا ہے۔ اور جو ناز وہ ان پر کرتا ہے۔ خواہ دوسرا کتنی بھی محبت کرے۔ بچہ اس سے نہیں کر سکتا۔ بے شک یہ بات بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اپنے وقار کی وجہ سے

خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ مگر یہ بات بھی تو ہے کہ آپؐ اس بات کو بھی طبعاً محسوس کرتے تھے کہ ان کا رشتہ وہ رشتہ نہیں رہ جو ماں باپ کا ہوتا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی خدا تعالےٰ نے بامشقت بنانے کے لئے اس قسم کے سامان پیدا کر دیئے۔ جن میں سے آپؐ کو گذرنا پڑا۔

پس میں اپنی جماعت کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ اور اس عید سے سبق سیکھے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کو سکھ حاصل ہو۔ اور آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی عیدیں ختم نہ ہوں۔ تو آپ اپنے بچوں کو قربان کریں۔ اور دنیا کی ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی عادت ڈالیں۔ تاکہ وہ دین اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے کسی تکلیف اور مشقت سے خوف نہ کھائیں۔ اگر اس عید سے آپ لوگ یہ سبق سیکھ لیں۔ تو آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی عیدیں ختم نہ ہوں گی۔۔۔

غرض یہ

عید ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے

کہ اگر ہم اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں قربان کریں۔ تو ہماری اولاد اتنی بڑھے گی جتنے آسمان کے ستارے۔ پس اگر کوئی سچی محبت خدا تعالیٰ اور رسول سے رکھتا ہے اور اگر اس کو اسلام اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو انسانیت سے بھی کچھ انس ہے۔ تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ جہاں تم اپنے نفسوں کو لالچ طمع۔ حرص چوری اور جھوٹ جیسی بداخلاقیوں سے بچاؤ وہاں بچوں کو بھی ان کا عادی نہ ہونے دو۔ اور ان کی پوری پوری نگرانی کرو۔ دین کی اور سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرو۔ ان سے بے جا محبت کرکے اعلیٰ اخلاق کے سیکھنے سے ان کو محروم نہ رکھو۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ بلکہ دنیا میں ایک بہت بڑی قوم اور نسل بنیں ؛

عید الاضحیٰ کے متعلق ضروری مسائل

(۱) عید الاضحیٰ ہر سال ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔

(۲) عید میں حتی الوسع تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو شامل ہونا چاہیئے۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق سے ثابت ہے کہ آپ عید کے دن کو ایک خوشی کا دن قرار دیتے تھے۔ اس لئے اس روز تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی ظاہری حالت اور ہیئت سے بھی یہ ظاہر کریں کہ وہ اس خوشی میں شریک ہیں۔ لیکن غیر شرعی رسموں اور لغویات سے پرہیز بہر حال ضروری ہے۔

(۴) عید کے لئے غسل کرکے اچھے لباس میں اور حتی الوسع خوشبو لگا کر جانا چاہیئے۔

(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید عموماً عیدگاہ میں ادا ہوتی تھی۔ لیکن حدیث سے ثابت ہے کہ بعض موقعوں پر آپ نے مسجد نبوی میں بھی عید ادا کی ہے۔

(۶) عید الاضحیٰ کا وقت چاشت کے ابتدائی حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ سورج ایک نیزہ کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ آجکل کے موسم کے لحاظ سے صبح تقریباً ۶ بجے سے عید الاضحیٰ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

(۷) عید الاضحیٰ میں سب سے پہلے دو رکعت نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل یا سنتیں مسنون نہیں ہیں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے۔ پھر حسب توفیق کسی جانور کی قربانی دی جاتی ہے۔

(۸) آنحضرتؐ کا معمول تھا کہ جب آپ عید سے فارغ ہو کر واپس آتے تو راستہ تبدیل کر لیا کرتے تھے۔ یعنی جس راستہ سے عید پڑھنے جاتے۔ واپسی پر اس راستہ سے نہ آتے تھے بلکہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتے تھے۔

(۹) نماز عید کے لئے نہ اذان دی جاتی ہے اور نہ اقامت کہی جاتی ہے۔

(۱۰) امام تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں بلند آواز سے کہتا ہے اور ہر دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتا ہے۔ تمام مقتدی امام کی اقتداء میں آہستہ آواز میں تکبیر دہراتے ہیں اور اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں۔

(۱۱) نماز عید کی قرأت جہری ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں عموماً سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۱۲) نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ دیتا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر خطبہ میں عید سے متعلقہ مسائل خصوصاً قربانی کی تشریح بیان فرمایا کرتے تھے۔

(۱۳) خطبہ کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ قربانی عید کے دن اور اس کے بعد مزید دونوں یعنی ۱۲ ذوالحجہ تک کی جا سکتی ہے۔

(۱۴) عید الاضحیٰ کے دن اور اس کے بعد دو دن تک بلند آواز سے تکبیرات پڑھنی چاہئیں۔ تکبیر کے مسنون الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔ یہ تکبیریں دس ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد شروع کرکے ۱۲ ذی الحجہ کو عصر کی نماز تک پڑھتے رہنا چاہیئے ؛

ہماری سب سے بڑی عید

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔" ان ولولہ انگیز الفاظ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مرتبہ جماعت کو تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ عید الاضحیٰ کا قرب ہمیں اس عظیم الشان ذمہ داری کی یاد دہانی کے لئے کافی ہے۔ مذکورہ بالا سب سے بڑی عید کو قریب تر لانے کے لئے احباب کرام اپنے تحریک جدید کے وعدوں کا محاسبہ فرمائیں اور ان کی ادائیگی میں کوئی التوا روا نہ رکھیں (وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ وقف جدید جلد ارسال فرمائیں

جملہ سیکرٹریان مال و دیگر عہدہ داران جماعت سے گزارش ہے کہ چندہ وقف جدید اور چندہ تعمیر دفتر وقف جدید جلد ارسال فرمائیں۔ ایسے مخیر اور مخلص احباب جنہوں نے وعدے بھجوائے ہیں۔ ان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے چندہ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالےٰ آپ کے خلوص اور اموال میں برکت دے۔ اور آپ کے بوجھوں کا وہ خود کفیل بنے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

دارالافتاء ربوہ

قربانی کے متعلق ضروری مسائل

"بہت لوگ اسلامی قربانی کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں کہ قربانی کا حکم اسلام نے اسی لئے دیا ہے تاکہ قربانی۔ قربانی کرنیوالے کا گناہ اٹھا لے لیکن یہ بات درست نہیں۔ اسلام ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا۔ قربانی قرب سے نکلی ہے قربانی درحقیقت ایک نہایت لطیف عملی زبان ہے جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کو دھوکا لگا ہے۔ اشارات کی زبان ہمارے روزمرہ کے کاموں میں استعمال ہو رہی ہے اور اس سے عظیم الشان فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں انہی میں سے قربانی ہے۔ اگر غور کرکے دیکھا جائے تو جان کا قربان کرنا کوئی معمولی امر نہیں ہے اور طبیعت پر ایک گراں اثر ڈالتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ذبح کرکے عادی ہو چکے ہیں دوسرے شخص پر ضرور ذبح کرنے کا اثر ہوتا ہے اور اس وقت اس کے خیالات میں ایک وسیع ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دیا ہے۔ یہ ان کا فعل تو کمزوری کی علامت ہے مگر اس میں شک نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور ہوتا ہے۔ اسی اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا اور اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ قربانی کرنے والا اس امر کا اقرار گویا قربانی کے ذریعہ سے اشارہ کی زبان میں کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوتا ہے اس طرح میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے جان دینی پڑے گی تو میں خوشی سے جان دوں گا۔

جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے ہیں۔ مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعے قوم کے سامنے بعض اہم مضامین دکھنے ہوتے ہیں . . . . اسی طرح بظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کرکے دکھا دے۔ کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۷۵)

"قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔"

قربانی آج (یعنی ۱۰ ذی الحجہ) اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان (قربانی کے) دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کہا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے۔ خواہ کسی طرح ہو اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔"

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء)

بعد نماز عید قربانی کرنی چاہیئے۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارھویں تک اتفاقاً ختم ہوتا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔ قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال اگر گھر میں رکھے تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو عام استعمال کر سکیں۔ قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی۔ احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ میں کھال یا اس کی قیمت صدقات میں ارسال کرنا چاہیئے۔

جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہیئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے۔

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

سوال:۔ ایک دوست نے قربانی کے واسطے رقم ارسال کی ہے لیکن وہ قربانی کے دنوں کے بعد موصول ہوتی ہے اس قربانی کی رقم کو کس طرح استعمال کیا جاوے اب قربانی کا بجرا دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس رقم کو اب رکھ لیا جاوے اور پھر قربانی کے دنوں میں اس کی طرف سے قربانی کر دی جاوے اس پر اگر قربانی لازم ہے تو ادا ہو جاوے گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل تو حضرت کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس (ذی الحجہ کے) سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۲۳ء)

ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کر سکتا ہے۔ ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔

یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ آئمہ کا خیال ہے ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔ اگر گھر کے سارے آدمی سات حصہ ڈال لیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے آج کے دن قربانی ہو جاتی ہے لیکن کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۴۲ء)

سوال:۔ بکرے کی عمر قربانی کے لئے کتنی ہونی چاہیئے۔

جواب:۔ قربانی کے جانوروں میں سے دنبہ چھ ماہ کا جائز ہے۔ موجودہ مشکلات کے پیش نظر بکرا ایک سال کا بھی ہو سکتا ہے ورنہ اصل حکم تو یہی ہے کہ دو سال کا ہو۔ گائے کم از کم دو سال کی ہونی چاہیئے۔ چھترا اگر چھ ماہ کا ہو اور جسمانی طور پر خاصہ مضبوط اور بڑا نظر آتا ہو کہ اگر اسے ایک سال کی عمر کے چھتروں میں چھوڑا جائے تو وہ ان کے برابر معلوم ہو تو اس عمر کا بھی جائز ہے۔

سوال:۔ ایک گائے جس کی عمر دو سال ایک ماہ ہے مگر ابھی تک دوندی نہیں ہوئی کیا اس کی قربانی جائز ہے۔

جواب:۔ گائے کے لئے دو سال کی عمر کا ہونا شرط ہے اس کے بعد وہ دوندی ہو یا نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ دوندا ہونا ایک غالب علامت ہے کہ گائے دو سال کی ہو چکی ہے ورنہ اصل علامت دو سال کا ہو جانا ہے اور اونٹ کے لئے پانچ سال کا ہونا ہے۔

پس جب یہ عمر ہو جاوے تو اس کی قربانی جائز ہے۔

قربانی کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا چاہیئے کہ خود کھائیں دوستوں کو دیں چاہے سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرتا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔

(الفضل ۱۷۔ اگست ۱۹۲۲ء)

سوال:۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ قربانی کا گوشت ہندو یا عیسائی یعنی غیر از مذاہب کے دوستوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ فرمایا خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی تحفہ دینا جائز ہے۔ (الفضل یکم جولائی ۱۹۱۵ء)

سوال:۔ قربانی اور عقیقہ دونوں ایک جانور میں ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ عقیقہ کا جو اصل مقصد ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے یہ شروع ہوا ہے اس کے پیش نظر حقیقی عقیقہ وہی قرار دیا جا سکتا ہے جو صحیح احادیث میں وارد تصریحات کے مطابق ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل غلام رھینۃ بعقیقتہ تذبح عنہ یوم سابعہ و یسمی فیہ و یحلق رأسہ (رواہ الترمذی)

یعنی ہر لڑکے کا عقیقہ اس کی زندگی کو بابرکت بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی پیدائش کے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جاوے، اس کا نام رکھا جاوے اور سر کے بال اتروائے جائیں پس صحیح طریقہ وہی ہے جس کی تصریح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اور اسی میں برکت ہے اور اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے۔

اس امر کا تو کوئی ایک فقیہ بھی قائل نہیں کہ ایک جانور میں کچھ حصے تو قربانی کے لئے ہوں اور کچھ حصے عقیقہ کے ہوں۔ ایسا کرنے سے نہ تو قربانی ہی ہوگی اور نہ عقیقہ۔ کیونکہ قربانی کے لئے شرط ہے کہ اس کے مکمل حصے قربانی کی نیت سے خریدے گئے ہوں اگر ایک حصہ گوشت کا کھانے کے لئے یا کسی اور مستحب غرض کے لئے خریدا گیا ہو تو قربانی جائز نہیں رہے گی۔

نئے سال کا عزم

مکرم جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

صدر انجمن احمدیہ کا نیا سال یکم مئی ۱۹۶۳ء سے شروع ہو رہا ہے اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ نئے آئندہ سال کے لئے نیک اور اعلیٰ عزائم کا ارادہ کریں اور پھر انہیں پورا کرنے کے لئے سال بھر پورے ذوق اور شوق سے کوشش اور محنت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاطر کے دوسرے رکوع میں فرماتا ہے کہ۔ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ط یعنی پاکیزہ باتیں۔ (الفاظ اور قول و قرار) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اٹھتے ہیں۔ اور مناسب حال اعمال انہیں اٹھاتے ہیں۔ (سہارا دیتے ہیں)

آج سے سات سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"جب تک تحریک جدید اور انجمن احمدیہ کی آمد پچیس پچیس ۲۵ ۲۵ لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے"

(خطبہ جمعہ مورخہ ۳۰ ردسمبر ۱۹۵۵ء)

الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۵۶ء میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی زکوٰۃ۔ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی کل وصولی مبلغ نو لاکھ روپیہ کے اندر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا۔ اور گزشتہ سال یہ وصولی مبلغ پندرہ لاکھ کے قریب پہنچ گئی اور اس سال یعنی ۶۳-۱۹۶۲ء کی وصولی امید ہے کہ سترہ لاکھ روپے کو پہنچ جائے گی۔ پس آئیے ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ سال اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم ان چندوں کی مبلغ پچیس لاکھ روپے سے بڑھا دیں گے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ اور پھر تن من۔ دھن سے اس عزم کے لئے زور لگانا شروع کریں۔

سورۃ توبہ کے تیرھویں رکوع سے پتہ چلتا ہے کہ الٰہی جماعتوں میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

اوّل وہ خوش قسمت گروہ جنہیں کسی قسم کی تحریص یا ترغیب کی ضرورت نہیں ہوتی وہ اپنے ایمان کی روشنی میں سب آگے آگے چلتے ہیں اور دلی شوق اور رغبت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ یہ لوگ السابقون الاولون کہلاتے ہیں اور رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا خطاب پاتے ہیں۔

دوسرے وہ بدبخت لوگ جو الٰہی جماعت میں شامل ہونے کے باوجود ایمان کی دولت سے بے نصیب رہتے ہیں اور مالی اور جانی قربانیوں سے بھی جی چراتے ہیں اور وہ عبادت میں بھی سستی دکھاتے ہیں۔ یہ لوگ منافق کہلاتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ اسی سورۃ کے دسویں رکوع میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تو ستّر مرتبہ بھی ان کے لئے مغفرت مانگے تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ کیونکہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ العیاذ باللہ۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو نیک عملوں کے ساتھ کوئی گناہ بھی کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جلد ہی اپنے گناہوں کا اقرار کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے لئے قوی امید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔ کیونکہ وہ بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم ط واللہ سمیع العلیم (سورہ توبہ ع ۱۳)

فرمایا اے رسول) تو ان کے مالوں میں سے ضرور چندہ لے۔ تا تو انہیں پاک بھی کرے اور ان کی ترقی کے سامان بھی مہیا کرے اور ان کے لئے دعا بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ بہت سننے والا ہے۔ اور جاننے والا ہے۔

یہ تاکیدی حکم ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے بغیر مومنوں کو نفس کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مالی قربانی کے بغیر کوئی الٰہی جماعت ترقی کر سکتی ہے اس کے بغیر کوئی شخص امام وقت کی دعاؤں کا بھی مستحق نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس زمانے کے مامور کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس کی جماعت میں شامل ہو کر دین اسلام کی خدمت کا موقع عطا فرمایا! ہمیں اس احسان کی قدر کرنی چاہیئے اور اس موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تم میں سے ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں صحابیت کا مقام حاصل کرنے کی تڑپ تھی اللہ تعالیٰ نے ایک اور دروازہ کھول دیا"

جس طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ کو ملا جب مجھ کو پایا

اس طرح وہ لوگ جن کا میرے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مختلف خدمات میں میرا ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے مجھ کو پایا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے جا ملے ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ افراد جو اس وسیع دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے متعلق خدا نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس زمانہ میں اسلام تلوار سے نہیں پھیلتا بلکہ دلائل و براہین کے ذریعہ پھیلتا ہے اور دلائل اور براہین کے ذریعہ ہمیشہ آہستہ آہستہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے صحابیت کے ظل اور اس کے سایہ کو لمبا کر دیا تاکہ ایک عرصہ دراز تک دنیا اس نعمت سے مستفیض ہوتی رہے اور صحابیت کے فیض سے مستفیض ہونے والے لاکھوں افراد دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ ایک نیا باب کھول کر اپنی عظیم الشان رحمتوں سے ہمیں نوازا ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء)

لہٰذا آئیے آج سے اس نعمت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے کمر ہمت کس لیں اور اگر پہلے اس بارہ میں کوئی کوتاہی ہو چکی تو آئندہ اس کی تلافی کر دیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

مبلغین ممالک غیر کو بھی اپنی عید میں شامل کیجئے

ابتداء سال میں چندہ تحریک جدید مرکز میں پہنچ جانے کے نتیجہ میں مرکز اس قابل ہو جاتا ہے کہ بیرونی مشنوں کے مبلغین کرام کو پیشگی اخراجات بھجوائے جائیں اس طرح وہ فریضہ تبلیغ زیادہ دلجمعی سے کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نتائج بھی بہتر نکلنے کی توقع ہوتی ہے۔ پس عید الاضحیٰ کی تقریب آپ کو اس عظیم الشان ذمہ داری کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہونی چاہیئے تاکہ ہماری عید میں ہمارے مبلغ بھائی بھی شامل ہو سکیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکریہ احباب

برادرم عبدالعزیز دین صاحب لندن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ انہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی دعاؤں کے باعث اب آرام ہے وہ سب دوستوں اور بزرگان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (عبدالرشید چابکسواران لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو عرصہ تقریباً ایک سال سے دائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم سے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین
(رشید احمد انور محلہ دارالیمن ربوہ)

۲۔ میں تقریباً چار پانچ ماہ سے ایک بیماری میں مبتلا ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں
خاکسار جماعت احمدیہ جالپور (سندھ)

۳۔ محترم عبدالسلام صاحب اعوان، کویت سے بذریعہ ہوائی جہاز حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو گئے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر آن تمام سفر میں حامی و ناصر ہو اور صحت و تندرستی کے ساتھ جملہ فرائض حجۃ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادے وہاں حج کی برکات سے بھی نوازے آمین۔ (سعیدہ عبدالسلام بنت چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی مرحوم ۔ کنری سندھ)

۴۔ خاکسار کی بائیں آنکھ کی بینائی بند ہو گئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہو کر اپریشن کروانا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بینائی کو بحال کرے۔ (خاکسار فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ)

۵۔ میں آج کل کچھ مشکلات میں مبتلا ہوں احباب ان کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(ملک سمیع اللہ ہیڈ کلرک ہال مرڈھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ)

۶۔ میری بچی جگر اور دل کی بیماری کی وجہ سے سخت بیمار ہے احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ میری بچی کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمادے۔ (خاکسارہ صفیہ اہلیہ محمد رفیق صاحب احمدی مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۲ دھرم پورہ لاہور)

وصولی چندہ وقفِ جدید۔ سال ۱۹۶۳ء

کراچی کے احباب کی طرف سے ۳۱/۳/۶۳ تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بہن بھائیوں کو اجرِ عظیم فرمادے اور خدمتِ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

نام	مقام	رقم
مکرم محمد اسحٰق صاحب مالیر کینٹ		۱۰-۰۰
پروفیسر شکیل احمد صاحب مبشر	″	۷-۰۰
ذکاء اللہ صاحب	″	۶-۰۰
کرنل ایم ایس ملک	″	۶-۰۰
بیگم صاحبہ	″	۶-۰۰
حافظ محمد فیض صاحب	″	۱۲-۰۰
عزیز احمد صاحب	″	۶-۵۰
والدہ صاحبہ سہیل احمد صاحب	ڈرگ روڈ	۶-۲۵
چوہدری محمد اسلم صاحب	″	۶-۰۰
قاضی شفیق احمد صاحب	″	۱۲-۰۰
فیضی محمد حسین صاحب	″	۶-۲۵
مولوی عبدالواحد خان صاحب	ملیر کراچی	۶-۸۷
رشید محمود احمد صاحب	″	۹۴-۰۰
بشیر احمد صاحب	″	۱۲-۰۰
عطاء اللہ صاحب	″	۶-۰۰
مرزا محمد افضل صاحب	عزیز آباد	۶-۰۴
چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ	″	۱۳-۰۰
اہلیہ صاحبہ ″	″	۹-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب مع اہل و عیال	″	۲۴-۰۰
سلطان احمد صاحب طاہر ″	″	۱۲-۰۰
جمیل احمد صاحب	″	۶-۲۵
محمد ظفر اللہ صاحب بٹ	لیاقت آباد	۱۲-۳۳
نصر اللہ صاحب بٹ	″	۱۰-۰۰
شمشاد احمد صاحب	″	۶-۱۲
وحید احمد صاحب	″	۶-۰۰
سید شریف احمد صاحب	″	۱۲-۰۰
خادم حسین صاحب	″	۶-۰۰
سید منور حسین صاحب	″	۶-۵۰
جمعدار مختار محمود صاحب	جنوبی	۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ ″	″	۱۰-۰۰
بچگان ″	″	۸-۰۰
رشید احمد صاحب عابد	″	۱۱-۵۰
قاضی محمود جاوید اسد صاحب	″	۷-۰۰
محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ	جیکب لائن	۶-۰۰
مرزا مسرور احمد صاحب	″ قسط	۱۴-۰۰
سید نذیر احمد صاحب	″	۶-۰۰
نفیسہ صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صدیق صاحب	سعید منزل	۶-۰۰
شوکت نصرت فضیلت بنت مولوی عبدالمالک صاحب		۱۸-۰۰
رسعانی لطیفہ خاتون صاحبہ		۶-۰۰
املاک احمد خان صاحب	سعید منزل	۶-۰۰
شیخ رفیع الدین صاحب احمد	″	۶-۷۵
محمد یٰسین صاحب	لارنس روڈ	۱۵-۰۰

نام	مقام	رقم
مریم عثمان صاحبہ	لارنس روڈ	۱۵-۰۰
اختر عثمان صاحبہ	″	۹-۰۰
سکینہ عثمان صاحبہ		۸-۰۰
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھہ	″	۶-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب	محمد آباد	۷-۰۰
″ ناصر احمد صاحب	″	۷-۰۰
سید ناصر احمد صاحب	مارٹن روڈ	۱۱-۰۰
محمد شریف صاحب	″	۷-۸۵
چوہدری سمیع اللہ صاحب	″	۱۱-۵۰
مکرم مجید احمد صاحب	″	۱۰-۰۰
عبدالمجید صاحب	″	۱۰-۰۰
ناذ احمد ناصر صاحب	″	۹-۰۰
داؤد احمد صاحب جلیل	″	۶-۰۰
مکرم مرزا نذیر احمد صاحب	″	۷۵-۰۰
عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی	″	۶-۰۰
بابو عبدالغفور مرحوم بذریعہ والدہ صاحبہ	ناظم آباد شمالی	۱۰-۰۰
نور بیگم صاحبہ مرحوم بذریعہ والدہ صاحبہ		۱۰-۰۰
مکرم مسعود احمد صاحب خورشید	″	۸-۰۰
بیگم صاحبہ ″	″	۱۵-۰۰
صادقہ طاہرہ صاحبہ دختر	″	۱۰-۰۰
مبارکہ طیبہ صاحبہ ″	″	۱۰-۰۰
راشدہ تنویر صاحبہ ″	″	۱۰-۰۰
حامدہ یٰسین صاحبہ ″	″	۱۰-۰۰
کانتہ مرحومہ صاحبہ ″	″	۱۰-۰۰
بی بی نصیرہ صاحبہ ″	″	۱۰-۰۰
مکرم انتظار حسین صاحب خود، والدہ مرحومہ، ہمشیرہ مرحومہ		۱۵-۰۰
مکرم خالق داد صاحب بجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		۲۷-۰۰
ملک مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال	″	۵۲-۰۰
عبدالحکیم خان صاحب	″	۶-۰۰
آمنہ بیگم چوہدری عنایت اللہ صاحب	″	۶-۰۰
امۃ العزیز بیگم ملک نذیر احمد صاحب		۸-۰۰
بسم اللہ بیگم والدہ مرحومہ	″	۶-۰۰
امۃ الرشید صاحبہ	″	۶-۰۰
امۃ النور صاحبہ	″	۶-۰۰
نصیر احمد صاحب	″	۶-۰۰
صغیر احمد صاحب	″	۶-۰۰
رشید علی خان صاحب	ناظم آباد جنوبی	۱۳-۰۰
منصور احمد خان صاحب	″	۷-۰۰
ملک نصیر احمد صاحب	″	۷-۰۰
غلام احمد صاحب	″	۳۶-۰۰

ڈاڑھی رکھنے کا عہد اور درخواست دعا

موجودہ زمانہ میں اسلامی احکام کے مطابق زندگی بنانا اور اچھا نمونہ پیش کرنا بہت ہمت کا کام ہے۔ بہت لوگ ہیں۔ کہ مسلمان کہلا کر ڈاڑھی جو اسلامی شعار ہے۔ اسے مونڈتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قصوا الشوارب واعفوا اللحی کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ اس فرمان نبوی کے ماتحت ڈاڑھی کم از کم مونچھوں سے بڑی ہونی چاہیئے۔ مگر عمل اس کے خلاف ہوتا ہے۔ بعض لوگ ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے ڈاڑھی مونڈتے ہیں۔ اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ اور بعض ڈاڑھی اور مونچھیں دونوں کو مونڈ دیتے ہیں۔ اس طرح خدا نے مرد اور عورت میں جو امتیاز رکھا ہے اسے دور کر دیتے ہیں۔ مگر الحمد للہ۔ کہ مرکزی تحریکات کے نتیجہ میں اب مختلف جماعتوں سے رپورٹیں آرہی ہیں کہ نوجوان ڈاڑھیاں رکھ رہے ہیں۔ لائلپور کی جماعت کا اس معاملہ میں نمبر اول ہے حال ہی میں رحیم یار خاں سے مربی سلسلہ نے اطلاع دی ہے کہ چوہدری نذیر احمد صاحب نے ڈاڑھی رکھنے کا عہد کیا ہے اور درخواست دعا کی ہے۔ احباب چوہدری صاحب کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو توفیق دے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسلامی شعار قائم کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری نسبتی ہمشیرہ حلیمہ اقبال بیگم عرصہ ۴ ماہ سے بعارضہ کینسر C.M.H ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں اور کافی کمزور ہو چکی ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت دے (۲) میرا چھوٹا بچہ عزیزم مشہود احمد رشید عرصہ ایک ماہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہے اور نہایت کمزور ہو گیا ہے تمام احباب اس بچے کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(شیخ جمیل احمد رشید۔ ۲۳ جی بلاک گلبرگ کالونی لاہور)

۲۔ میرے عزیز دوست عبدالسمیع صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۔ سید منصور احمد آف مردان۔

۳۔ میری بیٹی منصورہ جبیں ماہ مئی میں بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں انکی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمادیں۔

(چوہدری محمد طفیل پیپلز کالونی لائلپور)

۴۔ برادرم مرزا لطیف بیگ، مرزا الیق بیگ پشاور موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے حادثہ کی وجہ سے شدید زخمی ہوگئے تھے جس کی وجہ سے ہر دو کی دائیں رانوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں اب پلستر لگا دیئے گئے ہیں اور پہلے کی نسبت تکلیف میں قدرے افاقہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مرزا حمید احمد دفتر امور عامہ ربوہ)

۵۔ میرے لڑکے منور احمد کا گلے کا اپریشن ہونے والا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خیر محمد احمدی ڈیرہ نمازیخاں)

۶۔ میری محترمہ چچی جان عرصہ ۱/۲ ۱ سال سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ ساتھ بخار بھی ہے تمام احباب و بزرگان سلسلہ سے انکی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار مبشر احمد پریذیڈنٹ چک ۱۱۶ ڈاکخانہ خاص تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

۷۔ میرے داماد تاج الدین سکنہ احمد نگر دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں ان کے نو بچے ہیں۔ جن کا ذریعہ معاش کچھ بھی نہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

میاں چراغ الدین احمدی بمقام قلعہ سوبھا سنگھ۔ ریلوے اسٹیشن تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

۸۔ خاکسار ایک ہفتہ سے بعارضہ ایگزیما بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

محمد الدین مبلغ معلم وقف جدید گوٹھ شاہ دین سندھ

انبالہ شہر کے احمدی مہاجرین کیلئے درخواست دعا

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کیلئے ۳۸۱ روپے کا چندہ

مکرم عبدالمجید خان صاحب انبالوی محلہ خالصہ کالج لائل پور سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"انبالہ شہر میں میرے والد صاحب مرحوم بابو عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ تھے۔ ہمارے محلہ میں ایک جگہ ایسی مقرر تھی جہاں پر محلہ کا تمام کوڑا کرکٹ جمع رہتا تھا اور جس کی آمدنی تمام محلہ والے مساوی تقسیم کر لیتے تھے۔ محلہ میں پانچ سات گھر احمدیوں کے بھی تھے۔ ان کے حصہ کی جو آمدنی ہوتی تھی وہ میرے والد صاحب (مرحوم) اپنے پاس جمع رکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اتنی رقم جمع ہو جانے کہ مقامی مسجد احمدیہ جو اس محلہ میں تھی پر بالاخانہ بنا دیا جائے گا۔ اسی دوران مارچ ۱۹۴۷ء میں والد صاحب فوت ہو گئے وہ یہ رقم میرے سپرد کر گئے۔ مگر چند ماہ بعد پاکستان بننے کے بعد ہم لوگ یہاں آ گئے۔ ۳۸۱ روپے آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ آپ ان کو مسجد زیورک کی تعمیر میں اس محلہ کے احمدیوں کی طرف سے لگا کر مشکور فرما دیں۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انبالہ شہر کے مہاجرین کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ نوٹ بک

آج صبح نو اور گیارہ بجے کے درمیان خاک رنگ کی ایک نوٹ بک کسی دوست کے مکان پر یا راستہ میں گم ہو گئی ہے۔ اس میں بہت سی جگہ پر چینی زبان کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ اس نوٹ بک میں بہت سے ضروری پتے درج ہیں۔ جس دوست کو یہ نوٹ بک ملے وہ خاکسار کو ذیل کے پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ محمد عثمان چینی جامعہ احمدیہ ربوہ

ضروری اور اہم خبریں

● کراچی ۳۰ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کا جو تیسرا پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے اس میں چالیس ارب روپیہ کے اخراجات دکھائے جائیں گے۔ توقع ہے کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ سے قومی آمدنی میں تیس فیصد اضافہ ہو جائے گا اور غیر ملکی امداد پر انحصار پچاس فیصد سے گھٹ کر پچیس فیصد رہ جائے گا خیال ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کے آئندہ اجلاس میں تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے خاکہ پر غور کیا جائے گا۔

● نئی دہلی ۳۰ر اپریل بھارت اپنے بحری بیڑہ میں آبدوز بھی شامل کرے گا۔ یہ اعلان بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوان نے لوک سبھا میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بحریہ کے ہیڈ کوارٹرز سے کہا گیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تجاویز تیار کرے۔ وزیر دفاع مسٹر چوان نے لوک سبھا کو مزید بتایا کہ چینی بحریہ اتنی طاقتور ہے کہ اس کی آبدوزیں اور دوسرے جنگی جہاز خلیج بنگال میں گشت کر سکتے ہیں یاد رہے کہ بھارتی اخبارات نے گزشتہ دنوں لکھا تھا کہ چین کی آبدوزیں اور دیگر جہاز خلیج بنگال میں گشت کر رہے ہیں۔ ان اخباروں نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا تھا کہ چینی سمندر کی جانب سے بھارت پر حملہ کرے گا۔

● لاہور ۳۰ر اپریل چیف سیٹلمنٹ کمشنر مسٹر ایم۔ اے صوفی نے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کے پاس شراکت نامے داخل کرانے کی آخری تاریخ ۱۵ر مئی تک بڑھا دی ہے ایسے لوگوں کو جن کے نام متروکہ جائداد منتقل ہو چکی ہے اور جنہوں نے ابھی تک سرکاری واجبات ادا نہیں کئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور مقررہ تاریخ سے پہلے اپنے شراکت نامے متعلقہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کے پاس داخل کر دینے چاہئیں۔

● قاہرہ ۳۰ر اپریل۔ ایک مقامی اخبار نے لکھا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور بھارت آواز سے دگنی رفتار سے چلنے والا طیارہ بنانے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے اس سلسلہ میں مزید کہا ہے کہ ان طیاروں کی تیاری کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ انجن سپلائی کرے گا اور ان کے ڈھانچے بھارت میں تیار ہوں گے۔

● عمان ۳۰ر اپریل حکومت اردن نے تمام سرحدی علاقوں میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے ان علاقوں میں تیرہ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ خاص راستوں کے علاوہ اردن سے آنے اور جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اردن کی وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص بھی ڈسٹرکٹ ملٹری کمانڈر کی اجازت کے بغیر ملک سے باہر نہیں جا سکتا۔ ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کو کسی قسم کی پیشگی وارننگ کے بغیر گولی مار دی جائے گی۔ علاوہ ازیں ملک سے باہر جانے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے اڑتالیس گھنٹے پیشتر درخواست داخل کرنا ہوگی۔

● راولپنڈی ۳۰ر اپریل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ایوب نے وزارت اطلاعات و نشریات کا قلمدان عارضی طور پر خود سنبھال لیا ہے یہ قلمدان مسٹر فضل القادر چوہدری پر کام کا بوجھ ہلکا کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ دریں اثنا صدر نے صحت کا ڈویژن اور بحالیات و تعمیرات کے ڈویژن کی ذمہ داریاں رانا عبدالحمید کی عدم موجودگی کے دوران میں وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان کے سپرد کر دی ہیں۔

● کراچی ۳۰ر اپریل صدر ایوب خان نے کل یہاں کہا کہ بھارت پر چین کے حملہ کا سوال محض ایک ہوا ہے اور فن حرب کا کوئی ماہر اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا یہ بات عملی طور پر ناممکن ہے۔ صدر نے مزید بتایا کہ سنٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بھی بحث ہوگی۔ صدر ایوب جو لاہور سے یہاں پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے اس سوال کے جواب میں کہ آیا سنٹو کی وزارتی کانفرنس میں شرکت کرنیوالے مغربی لیڈروں سے بھارت کو مغربی ملکوں کی بھاری فوجی امداد کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا بتایا کہ پیشتر ازیں ہمیں مغربی ملکوں کو ان خطرات سے آگاہ کر دینا چاہیئے جو بھارت کو فوجی امداد کے باعث اس علاقہ کی سلامتی کو لاحق ہو سکتے ہیں آپ نے کہا اگر بھارت کے ارادے پُرامن ہوں اور وہ ان کا ثبوت پیش کرے تو پھر یہ ایک الگ بات ہے۔

● کراچی ۳۰ر اپریل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کل یہاں کہا کہ امریکہ سنٹو کے رکن ممالک کو اس مقصد کے لئے امداد دیتا رہے گا جس مقصد کے لئے یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا مسٹر ڈین رسک سنٹو کے وزارتی اجلاس میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کریں گے وزیر خارجہ نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں مزید کہا کہ امریکہ پاکستان سے اپنے قریبی تعلقات کو بہت اہم خیال کرتا ہے۔

● نئی دہلی ۳۰ر اپریل بھارتی حکومت نے مغربی طاقتوں سے بھارتی فوجی امداد حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں اسلحہ کی پیداوار اور جنگی تیاریوں میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بھارت عام شہری ضروریات کا سامان تیار کرنے والے کارخانوں میں اسلحہ اور گولہ بارود تیار کرنے کے انتظامات کر رہی ہے دریں اثنا مغربی ملکوں کو بڑی تعداد میں سرکاری مشن بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے یہ مشن مغربی ملکوں سے اسلحہ حاصل کرنے کی بات چیت کر رہے ہیں۔

● لاہور ۳۰ر اپریل گورنر مغربی پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی حکومت کے دفاتر میں ۵ر اور ۶ر مئی کو یوم الحج اور عید الضحیٰ کی تعطیلات ہوں گی انہوں نے کہا ہے کہ اب جمعہ ۳ر مئی کی بجائے ہفتہ ۴ر مئی کو یوم الحج کی تعطیل ہوگی اور جمعہ کے روز دفاتر میں حسب معمول کام ہوگا۔ ۵ اور ۶ر مئی کو عید الضحیٰ کی تعطیلات ہوں گی۔

● وائنا ۳۰ر اپریل اتوار کے روز صدارتی انتخابات میں آسٹریا کے صدر ڈولف شیرف دوبارہ صدر منتخب ہو گئے شیرف آسٹریا کی سوشلسٹ پارٹی کے امیدوار تھے انہوں نے کنزرویٹو پیپلز پارٹی کے امیدوار جولیس راب کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔

● حیدرآباد ۳۰ر اپریل امور خارجہ ایندھن اور بجلی کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ۲ر مئی کو سندھ یونیورسٹی کے انجینئرنگ کالج کا سنگ بنیاد رکھیں گے یہ کالج ایک کروڑ ۴۲ لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔

● نئی دہلی ۳۰ر اپریل باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نئی دہلی میں بھارتی رہنماؤں سے بات چیت کے دوران میں مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے نئی تجاویز پیش کریں گے۔ نئی دہلی کے ایک انگریزی روزنامہ نے مسٹر ڈین رسک کے مجوزہ دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ ریاست جموں و کشمیر کے دونوں علاقوں کو محدود عرصہ کے لئے "ایک قسم کا نولینڈ علاقہ قرار دینے" کا مشورہ دیں گے۔

● نئی دہلی ۳۰ر بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ بھارت اپنے سکے کی قیمت کم نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ بات بھارت کی اقتصادی حالت کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی۔ مرارجی ڈیسائی کو یہ بیان بھارتی اخبارات کی ان افواہوں کی وجہ سے دینا پڑا کہ بھارت کے سکے کی قیمت عنقریب کم کر دی جائے گی۔

● نئی دہلی ۳۰ر اپریل ذرائع کے مطابق بھارت میں مقیم امریکی مدبروں نے بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو کو تنازعہ کشمیر کے تصفیہ پر رضامند کرانے میں ناکامی کا اعتراف کر لیا ہے۔ امریکی سفیر جو اپنی حکومت کی ہدایت پر مسئلہ کشمیر پر مذاکرات جاری رکھوانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اب محسوس کرنے لگے ہیں کہ وہ زیادہ دیر تک مذاکرات کا سلسلہ جاری نہیں رکھوا سکیں گے۔ اور زود یا بدیر بات چیت میں تعطل پیدا ہو جائے گا۔

● پشاور ۳۰ر اپریل (اے پی سی) کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق افغانستان کے صوبہ ہرات میں تیز بارش اور سیلاب سے اب تک ۱۱۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ریڈیو نے بتایا کہ اب تک لاشوں کی تلاش کا کام جاری ہے۔

● دہلی ۳۰۔ بھارتی حکومت نے جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کے بھارتی سفیروں کو دہلی طلب کیا ہے دہلی میں سفیروں کا اجلاس ۲ر مئی کو ہوگا۔ اجلاس جنوب مشرقی ایشیا میں چین کے اثر و نفوذ میں اضافہ سے پیدا شدہ تشویش انگیز صورت حال پر غور کرے گا۔ اور وسیع پیمانہ پر جنوب مشرقی ایشیا میں مخالف چین پروپیگنڈہ کا منصوبہ تیار کرے گا۔

لندن ۳۰ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اسلحہ کی سپلائی پر برطانیہ کے ساتھ بھارت کے تعلقات کچھ کشیدہ ہو گئے ہیں۔ برطانیہ نے جس قدر اسلحہ سپلائی کرنے کی پیشکش کی ہے۔ بھارت اسے ناکافی سمجھتا ہے۔ بھارت کا کہنا ہے کہ برطانیہ اسے اس خدشے کے تحت زیادہ فوجی امداد دینا پسند نہیں کرتا کہ کہیں چین کو کہیں چین اس سے ناراض نہ ہو جائے۔

● قاہرہ ۳۰ر اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی انتظامی کونسل کے صدر ونگ کمانڈر علی صابری نے کہا ہے کہ بھارت اور چین میں دوبارہ جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں انہوں نے دعوے کیا کہ ان کا پیکنگ اور دہلی کا دورہ کامیاب رہا ہے۔ علی صابری نے جو قاہرہ پہنچ گئے۔ اخبار نویسوں سے کہا کہ چین نے کولمبو تجاویز کا زیادہ مثبت اور ٹھوس انداز میں جواب دیا۔

● دمشق ۳۰ر اپریل۔ شام کے وزیر اطلاعات جمال الاطاسی نے کہا ہے کہ مجوزہ عرب وفاق کے آئین کا مسودہ تیار کرنے کے لئے قانونی ماہرین کی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ کمیٹی میں مصر، شام اور عراق کے نمائندے شامل ہوں گے۔

● حیدرآباد ۳۰ر اپریل۔ مغربی پاکستان کی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم خان نے کہا ہے کہ حکومت زندگی کے تمام شعبوں میں عدم مساوات ختم کرنا چاہتی ہے اور اس مقصد کے لئے کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ اگر کچھ علاقے پسماندہ ہیں تو ملک ترقی نہیں کر سکتا۔

● نئی دہلی ۳۰ر اپریل۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنا نہیں چاہتا اور اس کے حل کی راہ میں رکاوٹیں حائل کر رہا ہے۔ بخشی غلام محمد بمبئی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اور وہ بھارت ہی میں شامل رہے گا۔

● لاہور ۳۰ر اپریل۔ منگلا بند کی تعمیر سے متاثر ہونے والے افراد میں اب تک تین کروڑ تیس لاکھ روپے بطور معاوضہ تقسیم کئے جا چکے ہیں اس میں سے دو کروڑ اسی لاکھ روپے آزاد کشمیر کے لوگوں میں اور باقی پچاس لاکھ روپے مغربی پاکستان کے متاثرہ افراد کو دئے گئے ہیں۔ منگلا بند کی تعمیر سے جو علاقے زیر آب آئیں گے ان میں سے اب تک گیارہ سو پچاس خاندانوں کو منتقل کیا گیا ہے۔ ان خاندانوں کو زمینوں، مکانات اور درختوں کا معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے اور انہیں مغربی پاکستان میں متبادل زمینیں بھی دے دی گئی ہیں۔

● پشاور ۳۰ر اپریل۔ سرگودھا کے ثناء اللہ برادران کے قاتل محمد احسان الحق پراچہ کے فرار کے سلسلہ میں ان ملزموں کے خلاف جنہوں نے قاتل کو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر فرار ہونے میں مدد دی ہے تحقیقات مکمل کر لی گئی ہے اور ان کا مقدمہ بہت جلد جرگہ کے سپرد کر دیا جائے گا۔ فرار میں مدد دینے کے الزام میں سات افراد ماخوذ ہیں۔ جن میں سرگودھا کے دو کنسٹیبل ملزم احسان الحق کی ہمشیرہ قمر سلطانہ پشاور کے تاجو خان سلیم خان شیخ محمد حسین کیمسٹ محلے دار ملک پسند واحد محمد جون شامل ہیں۔

درخواست دعا

میرا ہرنیا کا اپریشن ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعاؤں میں یاد فرماویں۔

خاکسار فضل احمد
نائب ناظر تعلیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴